یہ کتابچہ فی سبیل اللہ تقسیم کیا گیا
فضائلِ مسجد
تالیف
استاذ العلماء حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب
ناشر
مکتبہ آبِ حیات مدینہ ٹاور مسلم ٹاؤن لاہور۔ Cell:-0321-9458876

فہرست مضامین

بسم اللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی توفیق خاص سے مسجد کے فضائل پر یہ مضمون تحریر کروادیا ہے ، بندہ کی زیرادارت شائع ہونے والے میگزین ماہ نامہ آب حیات لاہور اور ماہ نامہ تحفہ خواتین لاہور میں کئی قسطوں میں شائع ہوکر قارئین تک پہنچ گیا ہے، الحمدللہ اس کے مطالعہ سے علماء کرام اور مسجدوں ، مدرسوں میں کام کرنے والے حضرات نے دلی خوشی کا اظہار کیا ہے، مناسب سمجھا کہ اسے کتابچے کی شکل میں شائع کردیا جائے تاکہ اس کی افادیت سدابہار ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کواس سے فائدہ اٹھانے اور اس میں نقل کیے گئے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطافرمائے

خادم اسلام

محمودالرشیدحدوٹی

١٣اکتوبر ٢٠١٢ء

مدینہ ہاؤس، مدینہ ٹاور، لاہور

فَضَائل مسجد

قرآن حکیم اور مسجد

مسجد سے روکنا اور اسے ویران کرنا

اللہ تعالیٰ نے مسجدوں میں اپنے ذکر سے روکنے والوں کو ظالم قرار دیا ہے، اسی طرح مسجدوں کو ویران کرنے والوں کو بھی ظالم قرار دیا ہے، اور انہیں دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑے عذاب کی وعید سنائی ہے-ارشاد ربانی ہے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (١١٤)البقرہ)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو خدا کی مسجدوں میں خدا کے نام کا ذکر کئے جانے کو منع کرے اور ان کی ویرانی میں ساعی ہو؟ ان لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے

تفسیر: اس آیت کے ذیل میں مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں" یہود تو قبلہ کا حکم بدلنے کے وقت طرح طرح کے اعتراض کرکے کم سمجھ لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کرتے تھے اگر وہ شبہات عام طور پر قلوب میں اثر کرتے تو ان کا لازمی نتیجہ انکار رسالت اور ترک نماز نکلتا اور ترک نماز سے مسجد کی ویرانی لازم ہے تو گویا یہ یہودی اس طور سے ترک نماز اور ویرانی مساجد خصوصاً مسجد نبوی میں بھی کوشاں تھے اور روم کے بعض سلاطین جو نصاریٰ ان کے افعال کا انکار بھی نہ

کرتے تھے گو وہ نصرانی نہ ہوں کسی زمانے میں یہود وشام پر چڑھ آئے تھے قتل وقتال بھی ہوا اور اس وقت بعض جہلاء کے ہاتھ سے مسجد بیت المقدس کی بے حرمتی بھی ہوئی اور بدامنی کی وجہ سے اس میں نماز وغیرہ کا اہتمام بھی نہ ہوا اس طور پر نصاری کے اسلاف ترک نماز اور ویرانی مسجد کے بانی ہوئے اور نصاریٰ پر بوجہ عدم انکار اس کا الزام دیا گیا اس بادشاہ کا نام طیطس تھا اور نصاریٰ کو یہ قصہ اس لئے ناگوار نہ تھا کہ اس میں یہودیوں کی تذلیل ہوئی تھی اور یہود سے عداوت رکھتے تھے۔

اور جناب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ سے پہلے جب مکہ معظّمہ میں داخل ہو کر مسجد الحرام کا طواف اور نماز ادا فرمانی چاہی تو مشرکین مکہ نے آپ کو نہ جانے دیا یہاں تک کہ آپ اس سال واپس تشریف لے آئے تو اس طرح یہ مشرکین بھی مسجد حرام کی ویرانی میں کوشاں ہوئے اس لئے حق تعالیٰ نے صیغہ عموم سے اس کی قباحت اور برائی ظاہر فرمائی یعنی) اور اس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہوگا جو خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں (جس میں مکہ کی مسجد حرام، مدینہ کی مسجد، بیت المقدس کی مسجد اور سب مسجدیں آگئیں) ان کا ذکر (اور عبادت) کئے جانے سے بندش کرے اور ان (مساجد) کے ویران (اور معطل) ہونے (کے بارے) میں کوشش کرے ان لوگوں کو تو کبھی بے ہیبت (اور بیباک) ہو کر ان (مساجد) میں قدم بھی نہ رکھنا چاہئے تھا (بلکہ جب جاتے تو نہایت عظمت وحرمت وادب سے جاتے جب بیباک ہو کر اندر جانے تک کا استحقاق نہیں تو اس کی ہتک حرمت کا حق کب حاصل ہے اسی کو ظلم فرمایا گیا) ان لوگوں کو دنیا میں بھی رسوائی (نصیب) ہوگی اور ان کو آخرت میں بھی سزائے عظیم ہوگی { معارف القرآن }

علامہ ابنِ کثیر اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں

اس آیت کی تفسیر میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے مراد نصاریٰ ہیں دوسرا یہ کہ اس سے مراد مشرکین ہیں نصرانی بھی بیت المقدس کی مسجد میں پلیدی ڈال دیتے تھے اور لوگوں کو اس میں نماز ادا کرنے سے روکتے تھے، بخت نصر نے جب بیت المقدس کی بربادی کے لئے چڑھائی کی تھی توان نصرانیوں نے اس کا ساتھ دیا تھااور مدد کی تھی۔

بخت نصر بابل کا رہنے والا مجوسی تھااور یہودیوں کی دشمنی پر نصرانیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا تھااور اس لئے بھی کہ بنی اسرائیل نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو قتل کر ڈالا تھااور مشرکین نے بھی رسول اللہ ﷺ کو حدیبیہ والے سال کعبتہ اللہ سے روکا تھا یہاں تک کہ ذی طویٰ میں آپ کو قربانیاں دینا پڑیں اور مشرکین سے صلح کرنے کے بعد آپ وہیں سے واپس آ گئے حالانکہ یہ امن کی جگہ تھی باپ اور بھائی کے قاتل کو بھی یہاں کوئی نہیں چھیڑتا تھااور ان کی کوشش یہی تھی کہ ذکر اللہ اور حج و عمرہ کرنے والی مسلم جماعت کو روک دیں حضرت ابن عباس کا یہی قول ہے۔

ابن جریر نے پہلے قول کو پسند فرمایا ہے اور کہا ہے کہ مشرکین کعبتہ اللہ کو برباد کرنے کی سعی نہیں کرتے تھے یہ سعی نصاری کی تھی کہ وہ بیت المقدس کی ویرانی کے درپے ہو گئے تھے۔ لیکن حقیقت میں دوسرا قول زیادہ صحیح ہے، ابن زید اور حضرت عباس کا قول بھی یہی ہے اور اس بات کو بھی نہ بھولنا چاہئے کہ جب نصرانیوں نے یہودیوں کو بیت المقدس سے روکا تھا اس وقت یہودی بھی محض بے دین ہو چکے تھے ان پر تو حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنتیں

نازل ہو چکی تھیں وہ نافرمان اور حد سے متجاوز ہو چکے تھے اور نصرانی حضرت مسیح کے دین پر تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت سے مراد مشرکین مکہ ہیں۔

اور یہ بھی ایک وجہ ہے کہ اوپر یہود و نصاریٰ کی مذمت بیان ہوئی تھی اور یہاں مشرکین عرب کی اس بد خصلت کا بیان ہو رہا ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو اور آپ ﷺ کے صحابیوں کو مسجد الحرام سے روکا مکہ سے نکالا پھر حج وغیرہ سے بھی روک دیا۔

امام ابن جریر کا یہ فرمان کہ مکہ والے بیت اللہ کی ویرانی میں کوشاں نہ تھے اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو وہاں سے روکنے اور نکال دینے اور بیت اللہ میں بت بٹھا دینے سے بڑھ کر اس کی ویرانی کیا ہو سکتی ہے؟

مُشرک مسجد سے روکتا ہے

قرآن حکیم نے آپ ﷺ کے دور کے مُشرِکوں کی بدخصلیتوں کا ذکر کیا ہے کہ وہ مُسلمانوں کو نہ صرف یہ کہ مسجدوں سے نکالتے ہیں بلکہ انہیں مسجد میں آنے سے روکتے بھی ہیں، ارشاد ربانی ہے،

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (٣٤ {الانفال}

اور اب اللہ ان کو عذاب کیوں نہ دے، جب کہ ان کا حال یہ ہے کہ یہ روکتے ہیں مسجد حرام سے، حالانکہ وہ اس کے جائز متولی بھی نہیں، اس کے جائز متولی تو صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو پرہیزگار ہوں، مگر ان میں سے اکثر جانتے نہیں۔اور جگہ فرمایا:

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ١٧{ التوبہ}

مشرکوں سے اللہ کی مسجدیں آباد نہیں ہو سکتیں جو اپنے کفر کے خود گواہ ہیں جن کے اعمال غارت ہیں اور جو ہمیشہ کے لئے جہنمی ہیں مسجدوں کی آبادی ان لوگوں سے ہوتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے اور نماز و زکوۃ کے پابند اور صرف اللہ ہی سے ڈرنے والے ہیں یہی لوگ راہ راست والے ہیں۔اور جگہ فرمایا:

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (۲۵) الفتح)

ان لوگوں نے بھی کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے بھی روکا اور قربانیوں کو ان کے ذبح ہونے کی جگہ تک نہ پہنچنے دیا اگر ہمیں ان مومن مردوں عورتوں کا خیال نہ ہوتا جو اپنی ضعیفی اور کم قوتی کے باعث مکہ سے نہیں نکل سکے۔ جنہیں تم جانتے بھی نہیں ہو تو ہم تمہیں ان سے لڑ کر ان کے غارت کر دینے کا حکم دیتے لیکن یہ بے گناہ مسلمان پیس نہ دیئے جائیں اس لئے ہم نے سر دست یہ حکم نہیں دیا لیکن یہ کفار اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے تو وہ وقت دور نہیں جب ان پر ہمارے درد ناک عذاب برس پڑیں۔

پس جب وہ مسلمان ہستیاں جن سے مسجدوں کی آبادی حقیقی معنی میں ہے وہ ہی روک دیئے گئے تو مسجدوں کے اجاڑنے میں کون سی کمی رہ گئی؟ مسجدوں کی آبادی صرف ظاہری زیب وزینت رنگ و روغن سے نہیں ہوتی بلکہ اس میں ذکر اللہ ہونا اس میں شریعت کا قائم رہنا اور شرک اور ظاہری میل کچیل سے پاک رکھنا یہ ان کی حقیقی آبادی ہے پھر فرمایا کہ انہیں لائق نہیں کہ بے خوفی اور بے باکی کے

ساتھ بیت اللہ میں نہ آنے دو ہم تمہیں غالب کر دیں گے اس وقت یہی کرنا چنانچہ جب مکہ فتح ہو گیا اگلے سال ۹ ہجری اعلان کرا دیا کہ اس سال کے بعد حج میں کوئی مشرک نہ آنے پائے اور بیت اللہ شریف کا طواف کوئی ننگا ہو کر نہ کرے جن لوگوں کے درمیان صلح کی کوئی مدت مقرر ہوئی ہے وہ قائم ہے یہ حکم دراصل تصدیق اور عمل ہے اس آیت پر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۲۸) {التوبہ}

اے ایمان والو! مشرک تو پلید ہیں سو اس برس کے بعد مسجد حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں اور اگر تم تنگدستی سے ڈرتے ہو تو آئندہ اگر اللہ چاہے تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

یعنی مشرک لوگ نجس ہیں اس سال کے بعد انہیں مسجد حرام میں نہ آنے دو اور یہ معنی بھی بیان کئے گئے ہیں کہ چاہئے تو یہ تھا کہ یہ مشرک کانپتے ہوئے اور خوف زدہ مسجد میں آئیں لیکن برخلاف اس کے الٹے یہ مسلمانوں کو روک رہے ہیں یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو بشارت دیتا ہے کہ عنقریب میں تمہیں غلبہ دوں گا اور یہ مشرک اس مسجد کی طرف رخ کرنے سے بھی کپکپانے لگیں گے چنانچہ یہی ہوا اور حضور علیہ السلام نے وصیت کی کہ جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہ رہنے پائیں اور یہود و نصاریٰ کو وہاں سے نکال دیا جائے۔

الحمد للہ کہ اس امت کے بزرگوں نے اس وصیت رسول ﷺ پر عمل بھی کر دکھایا اس سے مسجدوں کی فضیلت اور بزرگی بھی ثابت ہوئی بالخصوص اس

جگہ کی اور مسجد کی جہاں سب سے بڑے اور کل جن وانس کے رسول محمد ﷺ بھیجے گئے تھے۔ ان کافر پر دنیا کی رسوائی بھی آئی، جس طرح انہوں نے مسلمانوں کو روکا جلا وطن کیا ٹھیک اس کا پورا بدلہ انہیں ملا یہ بھی روکے گئے، جلا وطن کئے گئے اور ابھی اخروی عذاب باقی ہیں کیونکہ انہوں نے بیت اللہ شریف کی حرمت توڑی وہاں بت بٹھائے غیر اللہ سے دعائیں اور مناجاتیں شروع کردیں۔

ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا وغیرہ اور اگر اس سے مراد نصرانی لئے جائیں تو بھی ظاہر ہے کہ انہوں نے بھی بیت المقدس کی بے حرمتی کی تھی، بالخصوص اس صخرہ (پتھر) کی جس کی طرف یہود نماز پڑھتے تھے، اسی طرح جب یہودیوں نے بھی نصرانیوں سے بہت زیادہ ہتک کی اور تو ان پر ذلت بھی اس وجہ سے زیادہ نازل ہوئی دنیا کی رسوائی سے مراد امام مہدی کے زمانہ کی رسوائی بھی ہے اور جزیہ کی ادائیگی بھی ہے حدیث شریف میں ایک دعا وارد ہوئی ہے۔ دعا

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرۃ

اے اللہ: تو ہمارے تمام کاموں کا انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نجات دے۔ یہ حدیث حسن ہے مسند احمد میں موجود ہے صحاح ستہ میں نہیں اس کے راوی بشر بن ارطاۃ صحابی ہیں۔ ان سے ایک تو یہ حدیث مروی ہے دوسری وہ حدیث مروی ہے جس میں ہے کہ غزوے اور جنگ کے موقعہ پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

مسجدیں مسلمان آباد کرتے ہیں

قرآن حکیم میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ مسجدیں آباد کرنا مشرکوں کا کام نہیں ہے

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ (۱۷){سورۃالتوبۃ}

مشرکوں کا کام نہیں کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں جب کہ وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی دے رہے ہوں ان لوگوں کے سب اعمال بیکار ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

یعنی اللہ کے ساتھ شریک کرنے والوں کو اللہ کی مسجدوں (کی تعمیر) کرنے والے بننا لائق ہی نہیں یہ مشرک ہیں بیت اللہ سے انہیں کیا تعلق؟ مساجد کو مسجد بھی پڑھا گیا ہے پس مراد مسجد حرام ہے جو روئے زمین کی مسجدوں سے اشرف ہے جو اول دن سے صرف اللہ کی عبادت کے لیے بنائی گئی ہے جس کی بنیادیں خلیل اللہ نے رکھیں تھیں اور یہ لوگ مشرک ہیں حال و قال دونوں اعتبار سے تم نصرانی سے پوچھو وہ صاف کہے گا میں نصرانی ہوں، یہود سے پوچھو وہ اپنی یہودیت کا اقرار کریں گے، صابی سے پوچھو وہ بھی اپنا صابی ہونا اپنی زبان سے کہے گا، مشرک بھی اپنے مشرک ہونے کے لیے اقراری ہیں ان کے اس شرک کی وجہ سے ان کے اعمال اکارت ہو چکے ہیں اور وہ ہمیشہ کے لیے ناری ہیں۔

یہ تو مسجد حرام سے اور اللہ کی راہ روکتے ہی ہیں یہ گو کہیں لیکن دراصل یہ اللہ کے اولیاء نہیں اولیاء اللہ تو وہ ہیں جو متقی ہوں لیکن اکثر لوگ علم سے کورے اور خالی ہوتے ہیں۔ ہاں بیت اللہ کی آبادی مومنوں کے ہاتھوں ہوتی ہے پس جس کے ہاتھ سے مسجدوں کی آبادی ہو اس کے ایمان کا قرآن گواہ ہے۔

مسجد اور ارشادات نبوی

آپ ﷺ نے مسجد میں آنے جانے والے، مسجد کو آباد رکھنے والے، مسجد کو تعمیر کرنے والے، مسجد میں مال لگانے والے، مسجد میں دل لگانے والے، مسجد میں روشنی کا انتظام کرنے والے، مسجد کی توسیع کرنے والے کے بارے میں جو ارشادات فرمائے وہ ایک مسلمان کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتے ہیں، درج ذیل ارشادات کو پڑھ کر مسجدوں سے متعلق کام کرنے والے کا ایمان بڑھتا ہے اور عمل پر آمادہ ہوتا ہے۔

مسجد میں آنے جانے والے کے ایمان کی گواہی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا رأَيْتَمُ الرَّجُلَ يَعْتادُ المَساجِدَ فاشْهَدُوا لَهُ بالإِيمَانِ مسند (٦٨/٣) ترمذي رقم (٣٠٩٣) مستدرك (٣٣٢/٢)

جب تم کسی کو مسجد میں آنے جانے کی عادت والا دیکھو تو اس کے ایمان کی شہادت دو پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی شان

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إنّ عُمَّارَ بُيُوتِ الله هُمْ أَهْلُ الله (الفتح الكبيرج١/٣٦٩)

مسجدوں کے آباد کرنے والے اللہ والے ہیں۔

مسجد والوں کی وجہ سے مصیبت کا ٹلنا

حضرت انسؓ سے مرفوع روایت ہے کہ

إذا أَرَادَ الله بِقَوْمٍ عاهةً نَظَرَ إلى أَهْلِ المَساجِدِ فَصَرَفَ عَنْهُمْ (دارقطني)

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو مصیبت میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرلے، تو مسجد والوں کی طرف نظر کرتے ہوئے ان سے اس مصیبت کو ٹال دیتا ہے۔

اللہ کا عذاب ٹلنے کا باعث

حضرت انسؓ سے مرفوع روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

إِنِّي لأَهُمُّ بِأَهْلِ الأَرْضِ عذَاباً فإذا نَظَرْتُ إلى عُمّارِ بُيُوتِي والمُتحابينَ فِيَّ والمُسْتَغْفِرِينَ بالأَسْحارِ صَرَفْتُ عذَابِي عَنْهُمْ ابن عساكر، ابن كثير)

کہ میں زمین والوں کو عذاب کرنا چاہتا ہوں، لیکن اپنے گھروں کے آباد کرنے والوں اور اپنی راہ میں آپس میں محبت رکھنے والوں اور صبح سحری کے وقت استغفار کرنے والوں پر نظریں ڈال کر اپنے عذاب ہٹالیتا ہوں۔

شیطان سے بچاؤ کی پناہ گاہ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:

إِنَّ الشَّيْطانَ ذِئْبُ الإِنْسانِ كَذِئْبِ الغَنَمِ يَأْخذُ الشَّاةَ القاصيةَ والنَّاصيةَ فإِيَّاكُمْ والشِّعابَ وعَلَيْكُمْ بالجَمَاعَةِ والعامَّةِ والمَسْجِدِ المسند (٢٣٢/٥) وقال الهيثمي في المجمع (٢٣/٢)

کہ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے کہ وہ الگ تھلگ پڑی ہوئی ادھر ادھر کی بکھری بکری کو پکڑ کر لے جاتا ہے پس تم پھوٹ اور اختلاف سے بچو جماعت کو اور عوام کو اور مسجدوں کو لازم پکڑے رہو۔

اذان سن کر مسجد میں نہ آنا

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کہ

من سمع النداء بالصلاة ثم لم يجب ويأتي المسجد ويصلي، فلا صلاة له، وقد عصى الله ورسوله،

جو نماز کی اذان سن کر پھر بھی مسجد میں آکر باجماعت نماز نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

اللہ ان کی ضرور مدد کرے گا

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (۴۰)الحج

وہ لوگ جنہیں ناحق ان کے گھروں سے نکال دیا گیا ہے صرف اس کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا تو تکیئے اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھا دی جاتیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرے گا بیشک اللہ زبردست غالب ہے

تفسیر: **ف:** یعنی مسلمان مہاجرین جو اپنے گھروں سے نکالے گئے ان کا کوئی جرم نہ تھا نہ ان پر کسی کا کوئی دعویٰ تھا، بجز اس کے کہ وہ اکیلے ایک خدا کو اپنا رب کیوں کہتے ہیں۔ اینٹ پتھروں کو کیوں نہیں پوجتے۔ گویا ان پر سب سے بڑا اور سنگین الزام اگر لگایا جاسکتا ہے تو یہ ہی کہ ہر طرف سے ٹوٹ کر ایک خدا کے کیوں ہو رہے

ف: یعنی اگر کسی وقت اور کسی حالت میں بھی ایک جماعت کو دوسری سے لڑنے بھڑنے کی اجازت نہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ فطرت کی سخت خلاف ورزی ہوگی۔ اس نے دنیا کا نظام ہی ایسا رکھا ہے کہ ہر چیز یا ہر شخص یا ہر جماعت دوسری چیز یا شخص یا ہر جماعت کے مقابلہ میں اپنی ہستی برقرار رکھنے کے لیے جنگ کرتی رہے اگر ایسا نہ ہوتا اور نیکی کو اللہ تعالیٰ اپنی حمایت میں لے کر بدی

کے مقابلہ میں کھڑا نہ کرتا تو نیکی کا نشان زمین پر باقی نہ رہتا۔ بد دین اور شریر لوگ جن کی ہر زمانہ میں کثرت رہی ہے تمام مقدس مقامات اور یادگاریں ہمیشہ کے لیے صفحہ ہستی سے مٹا دیتے۔ کوئی عبادت گاہ، تکیہ، خانقاہ، مسجد، مدرسہ محفوظ نہ رہ سکتا ۔

بناء علیہ ضروری ہوا کہ بدی کی طاقتیں خواہ کتنی ہی مجتمع ہو جائیں قدرت کی طرف سے ایک وقت آئے جب نیکی کے مقدس ہاتھوں سے بدی کے حملوں کی مدافعت کرائی جائے۔ اور حق تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنے والوں کی خود مدد فرما کر ان کو دشمنان حق و صداقت پر غالب کرے بلاشبہ وہ ایسا قوی اور زبردست ہے کہ اس کی اعانت و امداد کے بعد ضعیف سے ضعیف چیز بڑی بڑی طاقتور ہستیوں کو شکست دے سکتی ہے۔

بہر حال اس وقت مسلمانوں کو ظالم کافروں کے مقابلہ میں جہاد و قتال کی اجازت دینا اسی قانونِ قدرت کے ماتحت تھا اور یہ وہ عام قانون ہے جس کا انکار کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ اگر مدافعت و حفاظت کا یہ قانون نہ ہوتا تو اپنے اپنے زمانہ میں نہ عیسائی راہبوں کے صومعے (کوٹھڑے) قائم رہتے نہ نصاریٰ کے گرجے، نہ یہود کے عبادت خانے نہ مسلمانوں کی وہ مسجدیں جن میں اللہ کا ذکر بڑی کثرت سے ہوتا ہے۔ یہ سب عبادت گاہیں گرا کر اور ڈھا کر برابر کر دی جاتیں۔ پس اس عام قانون کے ماتحت کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کو ایک وقت مناسب پر اپنے دشمنوں سے لڑنے کی اجازت نہ دی جائے۔ (عثمانی)

مسجد کیوں بنائی جاتی ہے؟

قرآن حکیم نے تعمیر مسجد غرض اور غایت یوں بیان کی،

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (٣٦)النور

ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو

تفسیر: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ان ترفع کے معنی اس میں بیہودگی نہ کرنے کے ہیں۔ قتادہؒ فرماتے ہیں

هي هذه المساجد، أمر الله، سبحانه، ببنائها ورفعها، وأمر بعمارتها وتطهيرها.(تفسیر ابن کثیرؒ)

مراد اس سے یہی مسجدیں ہیں جن کی تعمیر، آبادی، ادب اور پاکیزگی کا حکم اللہ نے دیا ہے

اللہ کے گھر

کعب رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ

إن في التوراة مكتوبًا: ألا إن بيوتي في الأرض المساجد، وإنه من توضأ فأحسن وضوءه، ثم زارني في بيتي أكرمته، وحَقّ على المَزُور كرامةُ الزائر"(تفسیر ابن کثیرؒ وتفسیر ابن ابی حاتم)

توراۃ میں لکھا ہوا ہے کہ زمین پر مسجدیں میرا گھر ہیں، جو بھی باوضو میرے گھر پر میری ملاقات کے لئے آئے گا، میں اس کی عزت کرونگا ہر اس شخص پر جس سے ملنے کے لئے کوئی اس کے گھر آئے حق ہے کہ وہ اس کی تکریم کرے۔

رضائے خداوندی کی تلاش

امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ فرماتے ہیں:

من بنى مسجدا يبتغي به وجه الله، بنى الله له مثله في الجنة(بخاری)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی جیسا گھر جنت میں بناتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی خاطر

امیر المومنین حضرت عمرؓ نے فرمایا: کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
من بنیٰ مَسجِدًا يُذكَرُ فيه اسمُ اللهِ، بنَى اللهُ له بيتًا في الجنة"(ابن ماجہ)
اللہ کا ذکر کرنے کے لئے جو شخص مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے

گھروں میں مسجدیں

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ
أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببناء المساجد في الدور، وأن تنظف وتطيب المسند (٦/٢٧٩) وسنن أبي داود رقم (٤٥٥) وسنن الترمذي رقم (٥٩٤) وسنن ابن ماجه رقم (٧٥٩)
حضور ﷺ نے حکم دیا کہ گھروں میں مسجدیں بنائی جائیں اور پاک صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔

مسجدوں کی زیبائش اور آرائش

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے
ابن للناس ما يكنهم، وإياك أن تحمر أو تصفر فتفتن الناس (بخاري)
لوگوں کے لئے مسجدیں بناؤ جہاں انہیں جگہ ملے لیکن سرخ یا زرد رنگ سے بچو تاکہ لوگ فتنے میں نہ پڑیں۔

مسجدوں کی ڈیکوریشن

حضرت نبی کریم، رؤف ورحیم ﷺ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
ما ساء عملُ قوم قطّ إلا زخرفوا مساجدهم" **(سنن ابن ماجه)**

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جن لوگوں نے اپنی مسجدوں کی ڈیکوریشن کی انہوں نے برا عمل کیا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما أُمِرْتُ بتشييد المساجد (سنن أبي داود)

آپ فرماتے ہیں مجھے مسجدوں کو بلند و بالا اور پختہ بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ یہ ارشاد حضرت ابن عباسؓ نے سنایا تو ساتھ اس خدشے کا اظہار بھی فرمایا کہ ،

لَتُزَخرِفُنّها كما زَخْرَفت اليهود والنصارى(ابو داؤد)

تم یقیناً مسجدوں کو مزین، منقش اور رنگ دار کروگے جیسے کہ یہود و نصاری نے کیا

مسجدیں باعث فخر و ناز

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتى يَتَباهىٰ الناسُ في المساجِدالمسند (۱۳٤/۳) وسنن أبي داود وسنن النسائي وسنن ابن ماجه

فرماتے ہیں قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں آپس میں ایک دوسرے پر فخر و غرور نہ کرنے لگیں

مسجد اور گم شدہ اشیاء

مسجد میں گم شدہ اشیاء کے اعلانات کرنے والوں کے لئے آپ ﷺ نے بد دُعا فرمائی ہے، حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ

اَنَّ رَجُلاً أنشَدَ في المَسجِد، فقال: من دعا إلى الجَمَلِ الأَحمَرِ؟ فقال النبي ﷺ لا وَجَدتَ، إنما بُنِيتِ المَسَاجِدُ لِما بُنِيَت لَه (صحيح مسلم)

ایک شخص مسجد میں اپنے اونٹ کو ڈھونڈتا ہوا آیا اور کہنے لگا کوئی ہے جو مجھے میرے سرخ رنگ کے اونٹ کا پتہ دے۔

آپ نے بددعا کی کہ اللہ کرے تجھے نہ ملے۔ مسجدیں تو جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں، اسی کام کے لئے ہیں۔

مسجد میں خرید وفروخت

مسجدوں کی اہمیت اور فضیلت کے پیش نظر آپ ﷺ نے ان میں کوئی چیز خریدنا، کوئی چیز بیچنا، کوئی شعر گوئی، کوئی مشاعرے کرنا منع فرمایا ہے، اس نہی کے بارے میں مسند احمد، ابی داؤد، ترمذی، نسائی اور سنن ابن ماجہ میں ارشاد گرامی ہے

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن البيع والابتياع، وعن تناشد الأشعار في المساجد

حضور ﷺ نے مسجدوں میں خرید وفروخت، تجارت کرنے سے اور وہاں اشعار کے گائے جانے سے منع فرمادیا ہے۔

گھاٹے والا تاجر

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا رأيتم من يبيع أو يبتاع في المسجد، فقولوا: لا أربح الله تجارتك. وإذا رأيتم من يَنشُد ضالة في المسجد، فقولوا: لا رَدَّ الله عليك". (الترمذي)

فرمان ہے کہ جسے مسجد میں خرید وفروخت کرتے ہوئے دیکھو تو کہو کہ اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو گم شدہ جانور مسجد میں تلاش کرتا ہوا پاؤ تو کہو کہ اللہ کرے نہ ملے۔

آداب مسجد

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ

خِصَال لَا تنبغي في المسجد: لا يُتَّخذُ طريقًا، ولا يُشْهَرُ فيه سلاح، ولا يُنبَض فيه بقوس، ولا ينثر فيه نبل، ولا يُمرّ فيه بلحم نِيء: ولا يُضرَبُ فيه حَدٌّ، ولا يُقْتَص فيه من أحد، ولا يُتَّخذ سوقًا(ابن ماجہ)

مسجد میں بہت سی باتیں مناسب نہیں ہیں، مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، نہ تیر پھیلائے جائیں نہ کچا گوشت لایا جائے، نہ یہاں حد ماری جائے، نہ یہاں باتیں اور قصے کہے جائیں نہ اسے بازار بنایا جائے۔

بعض علماء نے بلا ضرورت کے مسجدوں کو گزر گاہ بنانا مکروہ کہا ہے۔ ایک اثر میں ہے کہ جو شخص بغیر نماز پڑھے مسجد سے گزر جائے، فرشتے اس پر تعجب کرتے ہیں۔ ہتھیاروں اور تیروں سے جو منع فرمایا یہ اس لئے کہ مسلمان وہاں بکثرت جمع ہوتے ہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کے لگ جائے۔ اسی لئے حضور ﷺ کا حکم ہے کہ تیر یا نیزہ لے کر گزرے تو اسے چاہئے کہ اس کا پھل اپنے ہاتھ میں رکھے تاکہ کسی کو ایذاء نہ پہنچے۔

کچا گوشت لانا اس لئے منع ہے کہ خوف ہے اس میں سے خون نہ ٹپکے جیسے کہ حائضہ عورت کو بھی اسی وجہ سے مسجد میں آنے کی ممانعت کر دی گئی ہے مسجد میں حد لگانا اور قصاص لینا اس لئے منع کیا گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ شخص مسجد کو نجس کر دے۔ بازار بنانا اس لئے منع ہے کہ وہ خرید وفروخت کی جگہ ہے اور مسجد میں یہ دونوں باتیں منع ہیں۔ کیونکہ مسجدیں ذکر اللہ اور نماز کی جگہ ہیں ۔ جیسے کہ حضور ﷺ نے اس اعرابی (دیہاتی) سے فرمایا تھا، جس نے مسجد کے ایک حصے میں پیشاب کر دیا تھا کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنیں، بلکہ وہ اللہ کے ذکر اور نماز کی جگہ ہے۔ پھر اس کے پیشاب پر ایک بڑا ڈول پانی کا بہانے کا حکم دیا۔

دیوانوں کو بھی مسجدوں سے روکا گیا کیونکہ وہ بے عقل ہوتے ہیں اور لوگوں کے مذاق کا ذریعہ ہوتے ہیں اور مسجد اس تماشے کے لائق نہیں۔ اور یہ بھی ہے کہ ان کی نجاست وغیرہ کا خوف ہے۔ بیع وشرا سے روکا گیا کیونکہ وہ ذکر اللہ سے مانع ہے۔

جھگڑوں کی مصالحتی مجلس منعقد کرنے سے اس لئے منع کر دیا گیا کہ اس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں ایسے الفاظ بھی نکل جاتے ہیں جو آداب مسجد کے خلاف ہیں اکثر علماء کا قول ہے کہ فیصلے مسجد میں نہ کئے جائیں اسی لئے اس جملے کے بعد بلند آواز سے منع فرمایا۔

اور مسجد کے دروازوں پر وضو کرنے اور پاکیزگی حاصل کرنے کی جگہ بنانے کا حکم دیا۔ مسجد نبوی کے قریب ہی کنویں تھے جن میں سے پانی کھینچ کر پیتے تھے اور وضو اور پاکیزگی حاصل کرتے تھے۔

بچے، پاگل اور مسجد

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَنِّبوا المساجد صبيانكم ومجانينكم، وشراءكم وبيعكم، و خصوماتكم ورفع أصواتكم، وإقامة حدودكم وسل سيوفكم، و اتخذوا على أبوابها المطاهر، وجَمِّروها في الجُمَع"(سنن ابن ماجه)

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ مسجدوں سے اپنے بچوں کو، دیوانوں کو، خرید وفروخت کو، لڑائی جھگڑے کو اور بلند آواز سے بولنے کو اور حد جاری کرنے کو اور تلواروں کے ننگی کرنے کو روکو۔ ان کے دروازوں پر وضو وغیرہ کی جگہ بناؤ اور جمعہ کے دن انہیں خوشبو سے مہکاؤ۔

دوسری حدیث میں ہے **جَنِّبوا مساجدكم صبيانكم**

اپنے بچوں کو اپنی مسجدوں سے روکو۔ یہ اس لئے کہ کھیل کود ہی ان کا کام ہے اور مسجد میں یہ مناسب نہیں۔

حضرت عمرؓ، کھلنڈرے بچے اور مسجد

امیر المومنین حضرت عمرؓ کے بارے میں علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں یہ بات نقل فرمائی ہے، کہ آپؓ

إذا رأى صبيانًا يلعبون في المسجد،ضربهم بالمِخْفَقَة (هي الدِّرَّة)وكان يَعُسّ المسجد بعد العشاء، فلا يترك فيه أحدًا.(تفسير ابن كثيرؒ)

جب بچوں کو مسجد میں کھیلتا ہوا دیکھ لیتے توانہیں کوڑے سے پیٹتے اور عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں کسی کو نہ رہنے دیتے۔

مسجدیں اور بلند آوازیں

حضرت سائب بن یزید کندی نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ

كنت قائمًا في المسجد، فحصبني رجل، فنظرت فإذا عمر بن الخطاب، فقال: اذهب فأتني بهذين. فجئته بهما، فقال: من أنتما؟ أو: من أين أنتما؟ قالا من أهل الطائف. قال: لو كنتما من أهل البلد لأوجعتكما: ترفعان أصواتكما في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم (بخاري)

میں مسجد میں کھڑا تھا کہ اچانک مجھ پر کسی نے کنکر پھینکا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطابؓ تھے، مجھ سے فرمانے لگے : جاؤان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ جب میں آپؓ کے پاس انہیں لایا توآپؓ نے ان سے دریافت فرمایا۔ تم کون ہو ؟ یا پوچھا کہ تم کہاں کے ہو ؟ انہوں نے کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں ۔آپؓ نے فرمایا اگر تم یہاں کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سخت سزا دیتا تم مسجد نبوی میں اونچی اونچی آوازوں سے بول رہے ہو ؟

ایک شخص کی اونچی آواز سن کر جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔أتدري أين أنت؟(نسائی) جانتا بھی ہے تو کہاں ہے ؟

مسجد اور خوشبو کی دُھنی

مسند ابو یعلیٰ موصلی میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

أن عمر كان يُجَمِّر مَسجدَرَسُول الله صلى الله عليه وسلم كل جمعة.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعہ کے دن مسجد نبوی کو مہکایا کرتے تھے۔

مسجد کی باجماعت نماز

حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلاة الرجل في الجماعة تُضَعَّف على صلاته في بيته وفي سوقه، خمسًا وعشرين ضعفًا. وذلك أنه إذا توضأ فأحسن وضوءه ثم خرج إلى المسجد، لا يخرجه إلا الصلاة، لم يَخطُ خَطوة إلا رُفع له بها درجة، وحطّ عنه بها خطيئة، فإذا صلى لم تزل الملائكة تصلي عليه ما دام في مُصَلاه: اللّهُمَّ صل عليه، اللّهُمَّ ارحمه، ولا يزال في صلاة ما انتظر الصلاة

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جماعت کی نماز انسان کی اکیلی نماز پر جو گھر میں یا دوکان پر پڑھی جائے، پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے، یہ اس لئے کہ جب وہ اچھی طرح سے وضو کر کے صرف نماز کے ارادے سے چلتا ہے تو ہر ایک قدم کے اٹھانے پر اس کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور جب نماز پڑھ چکتا ہے پھر جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ رہے، فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرما اور اس پر رحم کر۔ اور جب تک جماعت کے انتظار میں رہے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسجد کے پڑوسی کی نماز

دار قطنی میں آپ ﷺ کا ایک ارشاد گرامی ہے،

لَا صَلَاةَ لجَار المسجد إلا في المسجد

مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد کے سوا نہیں ہوتی (دار قطنی، حاکم، بیہقی)

کئی لوگ سستی اور شیطانی وسوسوں کے باعث مصلی گھر میں ہی بچھا کر نماز پڑھ لیتے ہیں، انہیں گھر سے اٹھ کر مسجد میں آنے کی توفیق نہیں ہوتی، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد کے علاوہ نہیں ہوتی۔

اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے والے

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

بشِّر المشائين إلى المساجد في الظلم بالنور التام يوم القيامة

اندھیروں میں مسجد کی طرف جانے والوں کو خوشخبری سنادو کہ انہیں قیامت کے دن پورا پورا نور ملے گا۔ (سنن ابی داؤد، ترمذی)

مسجد میں کیسے داخل ہوا جائے

نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے، یہ بھی مستحب ہے کہ مسجد میں جانے والا پہلے اپنا داہنا قدم رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

أعوذ بالله العظيم، وبوجهه الكريم، وسلطانه القديم، من الشيطان الرجيم" (تفسیر ابن کثیرؒ)

فرمان ہے کہ جب کوئی شخص یہ پڑھتا ہے، تو شیطان کہتا ہے: حُفظ مني سائر اليوم(تفسیر ابن کثیرؒ) میرے شر سے یہ تمام دن محفوظ ہو گیا۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

حضرت ابو اسیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اس چاہیے کہ یوں کہے،

اللّٰهُمَّ افتَح لي أبوابَ رحمتِك،(مسلم)

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد سے نکلے تو یوں کہے،اللّٰهُمَّ إني أسألُكَ من فضِلكَ (مسلم)
اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

صلوٰۃ اور سلام کا حکم

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ نبی ﷺ پر سلام پڑھے،

اوراس کے بعد اللّٰهُمَّ افتح لي أبواب رحمتك اور جب تم میں سے کوئی شخص مسجد سے نکلے تو وہ نبی ﷺ پر سلام پڑھے اور یوں کہے۔اللّٰهُمَّ اعصمنی من الشیطان الرجیم.(ابن ماجہ) و صحیح ابن خزیمۃ) و صحیح ابن حبان)

مردوں کا تذکرہ خاص

قرآن حکیم میں مردوں کا ایک مقام پر خصوصیت کے ساتھ تذکرہ کیا گیاہے، کہ اھل ایمان میں سے کچھ مرد ایسے ہیں، جو اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد و پیمان کو سچ کردکھاتے ہیں، پھر حدیث شریف میں بھی خصوصیت کے ساتھ ان کے بارے میں آیا کہ یہ اللہ کے گھروں کو آباد رکھنے والے ہیں، قرآن نے ان کے بارے میں لفظ رجال استعمال کیاہے، تو رجال اشارہ ہے ان کے بہترین مقاصد اور ان کی پاک نیتوں اور اعلی کاموں کی طرف یہ اللہ کے گھروں کے آباد رکھنے والے ہیں۔ اس کی عبادت کی جگہیں ان سے زینت پاتی ہیں، توحید اور شکر گزاری کرنے والے ہیں۔ جیسے فرمان ہے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الأحزاب:٢٣)

یعنی مومنوں میں ایسے بھی مرد ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کئے تھے انہیں پورے کر دکھایا۔

عورتوں کی بہترین مسجد

آپ ﷺ نے عورت کو جہاں پردے کی چیز بتایا وہاں اس کی نماز کو گھر کی چہار دیواری کے اندر ادا کرنے کی زیادہ تاکید فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها في حجرتها، وصلاتها في مخدعها أفضل من صلاتها في بيتها(سنن أبي داود)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا اس کے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے،اور اس کا نماز ادا کرنا اپنی کوٹھڑی میں یہ زیادہ بہتر ہے اس کے گھر میں نماز ادا کرنے سے۔

عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز ادا کرنا

حضرت ابو حمید ساعدیؓ کی بیوی کا ایک واقعہ حدیث میں موجود ہے

أنها جاءت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله، إني أحب الصلاة معك قال: قد علمت أنك تحبين الصلاة معي، وصلاتك في بيتك خير من صلاتك في حجرتك، وصلاتك في حُجْرَتك خير من صلاتك في دارك، وصلاتك في دارك خير من صلاتك في مسجد قومك، وصلاتك في مسجد قومك خير من صلاتك في مسجدي. قال: فأمَرَت فبُني لها مسجد في أقصى بيت من بيوتها وأظلمه ، فكانت تصلي فيه حتى لقيت الله، عز وجل. لم يخرجوه. المسند (٣٧١/٦)

حضرت ابو حمید ساعدیؓ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا : یارسول اللہ : میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنا بہت پسند کرتی ہوں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا : یہ مجھے بھی معلوم ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ تیری اپنے گھر کی نماز صحن کی نماز سے اور حجرے کی نماز گھر کی نماز سے اور گھر کی کوٹھڑی کی نماز حجرے کی نماز سے افضل ہے۔اور محلے کی مسجد سے افضل گھر کی نماز ہے اور محلے کی مسجد کی نماز میری مسجد کی نماز سے افضل ہے۔ یہ سن کر انہوں نے اپنے گھر کے بالکل انتہائی حصے میں ایک جگہ کو بطور مسجد کے مقرر کر لیا اور آخری گھڑی تک وہیں نماز پڑھتی رہیں۔

عورتوں کے مسجد آنے کی گنجائش

ان احادیث مبارکہ میں عورتوں کو پابند کیا گیاہے کہ وہ اپنے گھر کی چاردیواری کے اندر نماز ادا کریں تو یہ ان کے لئے افضل اور بہتر ہے، مگر کچھ احادیث میں انہیں جانے کی اجازت بھی دی گئی ہے، جیسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ روایت ملاحظہ فرمایئے، جس میں آپؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ

لا تمنعوا إماء الله مساجد الله(صحيح بخاري وصحيح مسلم)

اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ابو داؤد میں ہے۔

وبيوتهن خير لهن (المسند (۷٦/۲) وسنن أبي داود)

کہ عورتوں کے لئے ان کے گھر افضل ہیں۔

فتنے کے ڈر کی وجہ سے عورتوں کے لیے نماز پڑھنے کی بہترین جگہ گھر ہی ہے یہ خیر القرون کے زمانے میں فرمایا گیا تھا، آج تو بدرجہ اولیٰ ایسا ہی کرنا چاہیے۔

عورت اور خوشبو کا استعمال

آپ ﷺ کے جس فرمانِ گرامی سے عورتوں کے مسجد جانے کی گنجائش نکلتی ہے اس میں ایک احتیاطی تدبیر بھی ارشاد فرمائی گئی ہے کہ وہ اگر مسجد کی طرف جائیں تو خوشبو سے مہک کر نہ جائیں، ارشاد ہے

وليخرجن وهن تَفِلات (المسند (۲/۴۳۸)

وہ خوشبو استعمال کر کے نہ نکلیں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی حضرت زینبؓ کہتی ہیں کہ ہمیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا شَهِدت إحداكُنَّ المَسجِد فلا تمس طيبًا (صحيح مسلم)

کہ آپ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد آنا چاہے تو خوشبو کو ہاتھ بھی نہ لگائے

عورتوں کا چادروں میں آنا جانا

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں:

كان نساء المؤمنين يشهدن الفجر مع رسول الله ﷺ ثم يرجعن متلفعات بمُرُوطهن، ما يُعْرَفْن من الغَلَس(بخاری ومسلم)

کہ مسلمان عورتیں صبح کی نماز میں آتی تھیں پھر وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی چلی جاتی تھیں اور رات کے اندھیرے کی وجہ سے وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

عورتوں کی خود کردہ خامیاں

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

لو أدرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحدث النساء لمنعهُنّ المساجد، كما مُنعت نساء بني إسرائيل(بخاری،مسلم)
کہ عورتوں نے یہ جو نئی نئی باتیں نکالیں ہیں اگر رسول اللہ ﷺ ان باتوں کو پالیتے تو انہیں مسجدوں میں آنے سے روک دیتے جیسے کہ بنو اسرائیل کی عورتیں روک دی گئیں۔

مسجدوں میں غیر اللہ کو پکارنا

رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانے کا ناپاک مشرک مسجد کے اندر بتوں کو پکارتا تھا،اور ہمارے اس دور کا پلید مشرک بھی مسجدوں میں اللہ کے نبیوں، ولیوں، پیروں اور فقیروں کو پکارتا ہے،اس پر نہ صرف خود نازاں ہے بلکہ اس کے شرکیات کا ساتھ نہ دینے والوں کو مورد الزام بھی ٹھہراتا ہے،قرآن حکیم کی یہ آیت ان مشرکوں کی ان شرکیہ کارستانیوں سے برأت کا اعلان کرتی ہے کہ مسجد میں اللہ کے علاوہ کسی کو مت پکارو

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾ (الجن)

اور یہ مسجدیں اللہ ہی کے لئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو

مُشرِک یہود اور مُشرِک عیسائی

حضرت قتادہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

كانت اليهود والنصارى إذا دخلوا كنائسهم وبِيَعِهِم، أشركوا بالله، فأمر الله نبيه صلى الله عليه وسلم أن يوحدوه وحده. (تفسير ابنِ كثيرؒ)

یہود و نصاریٰ اپنے گرجوں اور کنیسوں میں جا کر اللہ کے ساتھ اوروں کو بھی شریک کرتے تھے تو اس امت کو حکم ہو رہا ہے کہ وہ ایسا نہ کریں بلکہ نبی بھی اور امت بھی سب توحید والے رہیں۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں
{وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا }
کے نزول کے وقت صرف مسجد اقصیٰ تھی اور مسجد حرام

مٹی اور عمارت پر خرچ کیا جانے والا مال

حضرت خبابؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
يؤجر العبد في نفقته كلها إلا ما كان في التراب أو قال في البناء
بندے کو اپنے خرچ کرنے پر پورا پورا ثواب دیا جاتا ہے، سوائے اس چیز کے جو اس نے مٹی میں خرچ کی یا عمارت بنانے میں۔

یہ ارشاد ان عام عمارات کے بارے میں ہے جو انسان اپنی ذات کے بڑھانے کے لئے بناتا ہے، رہی بات مسجدوں کو تعمیر کرنے کی سو وہ اس فرمان کی زد میں نہیں آتیں، اس لئے کہ آپ ﷺ نے مسجدوں کی تعمیر کے تو بڑے فضائل سنائے ہیں۔ جیسے یہ مشہور ارشاد مبارک ہے
من بنى مسجدا بنى الله له بيتاً في الجنة
جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں گھر بنائیں گے۔

مٹی میں خرچ کرنے پر کوئی اجر نہ ملنے کی بات کی گئی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دنیا پر خرچ کرتا ہے، حالانکہ اللہ نے تو اسے اجاڑنے کا حکم دے رکھا ہے وہ اس کی زیب و زینت میں مست و مگن ہے، وہ اس میں اضافہ کر رہا ہے، جسے آزمائش بنایا گیا ہے۔

حضرت عمرؓ کا حضرت ابودرداءؓ کو خط

حضرت عمرؓ کو پتہ چلا کہ حضرت ابودرداءؓ نے اپنے گھر حمص میں بیت الخلاء بنایا ہے، تو آپؓ نے انہیں ایک خط لکھا کہ

لقد كان لك يا عويمر فيما بنت فارس والروم كفاية عن تزيين الدنيا وقد أذن الله بخرابها فإذا أتاك كتابي هذا فارتحل من حمص إلى دمشق {نوادر الاصول فی احادیث الرسول-۱/۱۱۲}

تم نے اھل فارس اور اھل روم کی طرح دنیا کی زیب و زینت کو کافی سمجھ لیا ہے، حالانکہ اسے بنانے والے اللہ نے تو اسے ویران کرنے کا حکم دیا ہے، انہیں سزا سناتے ہوئے فرمایا: کہ میرا یہ خط ملتے ہی حمص کو چھوڑ کر دمشق روانہ ہو جاؤ۔

مسجد کی طرح جنّت میں گھر

حضرت عثمان غنیؓ نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، آپ ﷺ نے فرمایا

من بنى مسجدا يبتغي به وجه الله بنى الله له مثله في الجنة

جس آدمی نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس کی مثل بنائیں گے۔ (میراث النبی ﷺ ۱/۱)

بڑی مسجد بنانے کا حکم

حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک بار انصاری قوم کے پاس سے گزرے کہ وہ مسجد بنارہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أوسعوا مسجدكم تملأوه (معجم الطبرانی الکبیر ج۱۵ص۶۳)

اپنی مسجد کو وسیع بناؤ اسے بھر دیا جائے گا۔

جنّت میں مسجد سے وسیع گھر

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من بنىٰ لله مَسجِدًا بنىٰ له بيتا في الجنة أوسع منه

جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے وسیع گھر بنائیں۔ (معجم الطبرانی الکبیر ج۸ص۱۸۱)

موٹی آنکھ والی حُور کا مہر

ابو قرصافہ نے حضرت نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا،آپ ﷺ فرمارہے تھے

ابنُوا المَسَاجِدَ وأَخرِجُوا القُمَامَةَ مِنهَا فَمَن بنٰى لله مَسجِدًا بنىٰ اللّٰهُ له بَيتًا في الجَنَّةِ قَالَ رَجُل يا رسول الله وهذه المساجد التي تُبنى في الطريقِ قال نعم وإِخراجُ القُمَامَةِ منها مُهُورُ حُورِ العِينِ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مساجد تعمیر کرواوران سے کوڑا کرکٹ باہر نکالو،جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی،اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے،ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ: یہ مساجد جو راستوں میں بنائی جاتی ہیں ان کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا:ہاں،ان کا بھی یہی حکم ہے،اور مسجدوں سے کوڑا کرکٹ نکالنا یہ موٹی آنکھوں والی حور کا مہر ہے۔(معجم الطبرانی الکبیر ج۳ص۳)

کبوتر کے گھونسلے جتنی مسجد

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من بنىٰ لله عَزَّ وَجَلَّ مَسجِدًا كَمَفحَصِ قَطَاةِ بنى الله عَزَّ وَجَلَّ له بَيتًا في الجنة(معجم الطبرانى الكبير ج١ص١٩٠)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کبوتر کے گھونسلے جتنی مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں گھر بنائیں گے۔

قطاۃ کے بارے میں علامہ طحاویؒ مشکل الآثار میں لکھتے ہیں،

القطاة نوع من الحمام (ج۴ص۸۹) قطاط کبوتر کی ایک قسم ہے۔

تفسیر قرطبیؒ میں ہے مفحص القطاۃ سے مراد وہ جگہ ہے جہاں کبوتری انڈے بچے دیتی ہے،(قرطبی ج۵/۱۰۰)

اسحاق بن راہویہ نے لکھا کہ قطاۃ یمام کی ایک قسم ہے(مسند اسحاق بن راہویہ ج۲ص۱۲۱)

اھل لغت نے لکھا کہ قطاۃ ایک مشہور پرندہ ہے، یمام کی طرح، یمام کا معنیٰ قاموس الوحید میں لکھاہے فاختہ، یم کا معنیٰ لکھاہے، جنگلی کبوتر

فتح الباری میں ہے کہ آپ ﷺ نے مسجد بنانے کی ترغیب دینے کے لئے یہ بات ارشاد فرمائی ورنہ مفحص القطاۃ وھو ماقدر ماتحضن فیہ بیضھا لایتصور أن یکون مسجداً (ج۷ص۱۴۳)

کبوتری کاآشیانہ تو اتنا ہوتا ہے جس میں وہ انڈے دیتی ہے،اس میں تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ اس میں کوئی شخص سجدہ بھی کر سکے۔

جنّت میں دولت خانہ

حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من بنى لله تعالى مسجدا يُذكَرُ فيه بنىٰ اللّٰهُ له بيتًا في الجنة ومن أعتَقَ نَفسًا مُسلِمَةً كانَت فِديَتُه من جَهَنَّم ومَن شَابَ شَيبَةً في الإسلامِ كانت له نُورًا يومَ القِيَامَةِ . (معجم ابن عساکر ج۱ص۴۷۲)

جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے گا،اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں گھر بنائیں گے،اور جس نے کسی مسلمان کو آزاد کیا یہ اس کے لئے جہنم سے چھٹکارے کے لئے فدیہ ہوگا،جس شخص کے اسلام میں بال سفید ہو گئے، یہ اس کے لئے قیامت والے دن نور ہوں گے۔

بارہ رکعت کی ادائی اور تعمیر مسجد

حضرت ام المومنین اُم حبیبہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلى في يوم اثنتي عشرة ركعة بنى الله له بيتا في الجنةومن بنى مسجدا بنى الله له أوسع منه (مصنف عبدالرزاق ۳/۷۵)

جس نے ایک دن میں بارہ رکعت (نفل) پڑھیں ،اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں گھر بنائیں گے ،اور جس نے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس سے وسیع بنائیں گے

غازی کو سائبان اور مسجد کی تعمیر

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کو سنا،آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من أظل رأس غاز أظله الله يوم القيامة ومن جهز غازيا حتى يستقل كان له مثل أجره حتى يموت أو يرجع ومن بنى مسجدا يذكر فيه اسم الله بنى الله له بيتا في الجنة(مصنف ابن ابی شیبہ ج۴ص۲۳۰)

جس آدمی نے کسی مجاہد کو سایہ فراہم کیا،اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سایہ عطاء کریں گے ،اور جس نے کسی مجاہد کو تیار کیا، یہاں تک کہ وہ روانہ ہوگیا،تو اس کے لئے اس کی مثل اجر ہوگا، یہاں تک کہ وہ مر جائے یا واپس آجائے اور جس نے مسجد بنائی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں گھر بنائیں گے۔

مرنے کے بعد اھل ایمان کو کن چیزوں کا ثواب ملے گا؟

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ

إن مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته علماً علَّمه ونشره، وولداً صالحاً تركه. ومصحفاً ورَّثه، أو مسجداً بناه أو بيتاً لابن السبيل بناه، أو نهراً أجراه أو صدقةً أخرجها من ماله في صحته وحياته. يلحقه من بعد موته(مصباح الزجاجہ لشھاب بوصیری ج۱ص۴۰)

مومن کواس کی موت کے بعد اس کے عمل اور اس کی نیکیوں میں سے جو چیز پہنچے گی وہ اس کا علم ہوگا جو اس نے سکھایا اور جو اس نے پھیلایا، اور نیک بیٹا جو اس نے چھوڑا، اور وہ قرآن جس کو اس نے وارث بنایا، یا وہ مسجد جو اس نے بنائی، یا وہ گھر جو اس نے مسافر کے لئے بنایا، یا وہ نہر جو اس نے جاری کی، یا وہ صدقہ جو اس نے اپنے مال میں سے اپنی صحت اور اپنی زندگی میں نکالا، یہ اسے اس کی موت کے بعد پہنچ جائے گا۔

مومن کو قبر میں ملنے والا اجر و ثواب

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

سبع يجري للعبد أجرهن من بعد موته وهو في قبره : من علم علما أو كرى نهرا أو حفر بئرا أو غرس نخلا أو بنى مسجدا أو ورث مصحفا أو ترك ولدا يستغفر له بعد موته (مسند البزار٣٤٦/٢)

مومن جب قبر میں ہوتا ہے تو سات چیزوں کا اسے اس کے مرنے کے بعد ثواب دیا جاتا ہے، جس شخص نے علم سکھایا، یا اس نے کوئی نہر کھودی، یا کوئی کنواں کھودا، یا کوئی درخت لگایا، یا کوئی مسجد بنائی، یا کسی کو قرآن کا وارث بنایا، یا اس نے بیٹا چھوڑا جو اس کے لئے اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہے

ثواب میں چھوٹی اور بڑی مسجد

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من بنى لله مسجداً صغيراً كان أوكبيراً بنى الله له بيتاً في الجنة

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی چھوٹی ہو یا بڑی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔ (مسند ابو یعلیٰ ۲۶۷/۸)

نبی اکرم ﷺ نے مسجد کے لئے اینٹ اٹھائی

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد تعمیر کے لئے اینٹیں ڈھو رہے تھے، نبی اکرم ﷺ بھی ہمارے ساتھ اینٹیں اٹھارہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ وزنی اینٹ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر اٹھار کھی ہے،

أنهم كانوا يحمِلُونَ اللَبِنَ إلى بِناءِ المسجد،ورسول الله معهم قال: فاستقبلتُ رسولَ الله وهو عارض لَبِنَة على بطنه فظننتُ أنه شقت عليه فقلتُ: ناوِلنيها يا رسول الله قال: من بنى لله مسجداً ولو كمفحص قطاة لبيضها بنى الله له بيتاً في الجنة.(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد٢/١٧)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ مسجد بنانے کے لئے اینٹیں اٹھارہے تھے، نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے،فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کو اس حال میں ملا کہ آپ ﷺ اپنے پیٹ پر اینٹ اٹھائے ہوئے تھے،میں یہ سمجھا کہ وہ آپ ﷺ کے لئے بھاری ہے،میں نے عرض کیا،یارسول اللہ: یہ مجھے دے دیں،آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد بنائی اگرچہ ایک فاختہ یا جنگلی کبوتری کے آشیانے جتنی ہی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔ مسند احمد کی ایک روایت میں یہ ہے کہ ابوہریرہ آپ دوسری لے لیں۔

موتی اور یاقوت کا محل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من بنى بيتاً يُعبَدُ الله فيه من مالٍ حلالٍ بنى الله له بيتاً في الجنة من دُرٍّ وَّياقوتٍ (طبراني في الأوسط وبزار)

جس نے حلال مال سے اللہ تعالیٰ کا گھر بنایا کہ اس میں اس کی عبادت کی جائے گی،اللہ تعالیٰ اس کے لئے موتی اور یاقوت کا گھر بنائیں گے۔دوسری روایت میں معمولی سی تبدیلی کے ساتھ یہ ارشاد ہے

من بنى لله مسجدا يعبد الله فيه من مال حلال بنى الله له بيتا في الجنة من در وياقوت(كنزالعمال ۱۱۱۵/۷)

جس نے اللہ کے لئے حلال مال میں سے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بنائیں گے۔

ریاکاری اور دکھاوے سے پاک تعمیر

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من بنى لله مسجداً لا يريد به رياء ولا سمعة بنى الله له بيتاً في الجنة

جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی ،اس کی تعمیر سے اسے دکھاوا اور شہرت مقصود نہیں ہے،تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔(طبرانی فی الاوسط)

ایک زمین کی دوسری زمین پر فضیلت

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما من صباح ولا رواح إلا وبقاع الأرض ينادي بعضها بعضاً: يا جارة هل مر بك عبد صالح صلى عليك أو ذكر الله؟ فإن قالت: نعم رأت لها بذلك فضل عليها فضلاً (رواه الطبراني في الأوسط)

کوئی صبح اور کوئی شام ایسی نہیں کہ زمین کا ایک حصہ دوسرے حصے کو یہ آواز نہ دے :اے پڑوسن کیا تیرے پاس سے کوئی نیک بندہ گزرا ہے؟اس نے تجھ پہ نماز

پڑھی یا اللہ کا ذکر کیا؟ پھر اگر وہ کہے کہ ہاں اس نے یہ دیکھا ہے، تو اسے اس پر فضیلت دی جاتی ہے۔

مساجد اور ستاروں کی چمک دھمک

حضرت عبداللہ بن عباسؓ س روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

المساجد بيوت الله في الأرض تضيء لأهل السماء كما تضيء نجوم السماء لأهل الأرض.(طبراني في الكبير)

مسجدیں زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں، یہ آسمان والوں کے لئے اسی طرح چمکتی ہیں جس طرح زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔

مسجد کے لئے مٹی گارا

حضرت طلق بن علیؓ سے روایت ہے کہ

بنيت المسجد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان يقول قرب اليماني إلى الطين فانه أحسنكم له مسا وأشدكم منكبا (رواه أحمد)

میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مل کر مسجد تعمیر کی، آپ ﷺ نے حکم دیا کہ یمانی مٹی کے قریب ہو جا، یہ تم سے مٹی کو چھونے کے لحاظ سے اور تم میں کاندھے کے لحاظ سے مضبوط آدمی ہے۔

اسی طرح حضرت طلق بن علیؓ نے فرمایا:

جئت إلى النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه يبنون المسجد قال فكأنه لم يعجبه عملهم قال فأخذت المسحاة فخلطت بها الطين قال فكأنه أعجبه أخذي المسحاة وعملي فقال دعو الحنفي والطين فانه أضبطكم للطين

میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، درانحالیکہ آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ مسجد بنا رہے تھے، فرمایا: کہ گویا آپ ﷺ کو ان کا کام درست دکھائی نہیں دے

رہا تھا، تو میں نے بیلچہ لیا، اس سے میں نے مٹی کو ملایا، اب گویا آپ ﷺ کو میرا بیلچہ پکڑنا، اور میرا کام کرنا ٹھیک لگ رہا تھا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ حنفی کو کام کرنے دو، وہ تم سے مٹی کے لئے زیادہ مضبوط ہے۔ (مسند احمد)

اسی طرح حضرت طلق بن علیؓ نے ارشاد فرمایا:

أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يؤسس مسجد المدينة فجعلت أحمل الحجارة كما يحملون فقال النبي صلى الله عليه وسلم انكم يا أهل اليمامة أحذق شئ بأخلاط الطين فاخلط لنا الطين فكنت أخلط لهم الطين ويحملونه {طبراني في الكبير}

میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا، درانحالیکہ آپ ﷺ مدینہ کی مسجد تعمیر کر رہے تھے، میں نے اس طرح پتھر اٹھانے شروع کر دئے جس طرح وہ اٹھا رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اہل یمامہ: تم گارا بنانے کے ماہر ہو، ہمارے لئے تم گارا بنادو، پھر میں ان کے لئے گارا بناتا جاتا تھا اور وہ لوگ اٹھاتے جاتے تھے۔

مسجد کی عظمتِ شان

حضرت علیؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

من بنى مسجدا فله أن لا يبيعه ولا يبدله ولا يمنع أحدا أن يصلي فيه وله أن يمنع كل صاحب هوى أو بدعة أن يصلي فيه(كنزالعمال)

جو شخص مسجد بنائے اس کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اسے بیچے اور نہ اسے تبدیل کرے اور نہ ہی کسی کو اس میں نماز پڑھنے سے منع کرے، ہاں اس کو یہ جائز ہے کہ خواہش پرستوں اور اہل بدعت کو اس میں نماز پڑھنے سے روک دے۔

چراغ روشن کرنے والا خوش نصیب

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ

من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا في الجنة ومن علق فيه قنديلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يطفأ ذلك القنديل ومن بسط فيه حصيرا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى ينقطع ذلك الحصير ومن أخذ منه قذاة كان له كفلان من الأجر (الرافعي ،كنزالعمال ج٧ص١١١٨)

جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی ،اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے ،اور جس نے مسجد میں چراغ لٹکایا، ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں ،جب تک یہ چراغ بجھا نہیں دیا جاتا،اور جس نے اس میں چٹائی بچھائی،اس پر ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں،جب تک یہ چٹائی ختم نہیں ہو جاتی،اور جس شخص نے اس میں سے کوئی گندگی اٹھائی تو اس کے لئے ثواب کے دو کفل ہوں گے۔

جنت میں عالی شان محل

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من بنى لله مسجدا بنى الله له قصرا في الجنة (كنزالعمال ج٧ص١١١٥)

جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے جنت میں محل بنائیں گے۔

☆☆☆

خاتمۃ الکتاب

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعاہوں کہ وہ ان ارشادات عالیہ پر ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں کعبہ کی بیٹیوں (مساجد) کے ساتھ دلی تعلق نصیب فرمائے، کیونکہ ایک مومن مسلم کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا رہتا ہے، مومن مسلم مسجد میں اس طرح خوش رہتا ہے جس طرح مچھلیاں پانی میں خوش رہتی ہیں، اور منافق مسجد میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح مچھلی پانی کے بغیر ہوتی ہے، اللہ اپنے گھروں کے ساتھ ہمیں قلبی تعلق نصیب فرمائے۔ آمین

خادم اسلام
محمود الرشید حدوٹی